سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہؓ

طالب الہاشمی

حضرت سہل بن حنیف انصاریؓ

حضرت سہل بن حنیف انصاریؓ

①

غزوۂ احد (۳ ہجری) میں جب ایک ناگہانی افتاد سے مسلمانوں میں انتشار پھیلا اور سرورِ عالم ﷺ صرف چند جاں نثاروں کے ساتھ میدان میں رہ گئے تو ان میں سے ایک نہایت حسین و جمیل صاحبِ رسول حضورؐ کو کسی ضرر سے بچانے کے لیے یہ کہہ کر آپؐ کے آگے کھڑے ہو گئے:

''یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ میری آڑ میں رہئے خدا کی قسم جب تک میری جان میں جان ہے میں آپؐ کی حفاظت کروں گا اور یہاں سے قدم پیچھے نہیں ہٹاؤں گا۔''

مشرکین کی طرف سے حضورؐ کی طرف جو تیر آتا وہ اس کو روکتے اور جواب میں خود مشرکین پر تیر برساتے۔ حضورؐ کو ان کا جذبۂ فدویت بہت پسند آیا۔ آپؐ بار بار دوسرے صحابہؓ سے فرماتے ''ان کو تیر دو یہ سہل ہیں۔''

یہ صاحبِ رسول جنھوں نے معرکۂ اُحد میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر شروع سے اخیر تک سیّد الانامؐ کی حفاظت کی اور آپؐ کی نظرِ استحسان کے مستحق ٹھہرے ـــ حضرت سہل بن حنیف انصاریؓ تھے۔

②

حضرت ابوسعد سہل بن حنیف انصاریؓ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:ـــ
سہلؓ بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن حارث بن مجدعہ بن عمرو بن جشم بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

حضرت سہلؓ اپنے چھوٹے بھائی حضرت عثمان بن حنیفؓ کے ساتھ ہجرتِ نبوی سے پہلے شرفِ اسلام سے بہرہ ورہو گئے۔ اس اعتبار سے وہ انصار کے سابقین اوّلین میں سے ہیں۔
ہجرت کے چند ماہ بعد سرورِ عالم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے مابین رشتۂ مواخاۃ قائم کرایا تو ابنِ سعدؒ کی روایت کے مطابق حضرت سہل بن حنیفؓ کو حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کا مواخاتی بھائی بنایا (لیکن جمہور اہلِ سِیَر کا خیال ہے کہ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی قرار دیا)۔
۲ ہجری میں حق و باطل کے معرکۂ اول غزوۂ بدر الکبریٰ میں حضرت سہل بن حنیفؓ کو اصحابِ بدر میں شامل ہونے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔
غزوۂ اُحد (۳ ہجری) میں انھوں نے اس شان سے دادِ شجاعت دی کہ سخت افراتفری کے عالَم میں بھی ان کے پائے ثبات میں جنبش نہ آئی۔ حافظ ابنِ حجرؒ کا بیان ہے کہ اس دن انھوں نے موت پر بیعت کی تھی وہ اختتامِ جنگ تک دشمن پر برابر تیر برساتے رہے اور حضورؐ دوسرے صحابہ سے فرماتے رہے کہ ان کو تیر دیئے جاؤ یہ سہل ہیں۔
حضرت عمر فاروقؓ تفاول کے طور پر کہتے سہل ہے حزن نہیں۔
غزوۂ اُحد کے بعد انھوں نے غزوۂ احزاب میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے۔
۶ ہجری میں بیعتِ رضوان کی مہتم بالشان سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات میں سرورِ عالم ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔
حضرت سہلؓ غزوات میں شریک ہونے کے ساتھ فیضانِ نبویؐ سے بھی بہرہ یاب ہوتے رہتے تھے۔ حضورؐ بھی ان پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حسنِ سیرت کے ساتھ حسنِ صورت سے بھی متصف فرمایا تھا۔ نہایت خوش جمال اور موزوں اندام تھے۔ کسی غزوہ میں حضورؐ کے ساتھ تھے قریب ہی ایک نالہ تھا اس میں نہانے لگے۔ ایک انصاری صاحب رسول نے ان کا سڈول جسم دیکھا تو کہنے لگے "واہ واہ کیسا خوب صورت جسم ہے میں نے آج تک ایسا بدن کبھی نہیں دیکھا۔" ان کا اتنا کہنا تھا کہ حضرت سہلؓ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے ساتھی دوڑ کر گئے دیکھا تو تیز بخار سے جسم تپ رہا تھا۔ اٹھا کر لشکر میں لائے۔ سرورِ عالم ﷺ نے پوچھا، کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے واقعہ بیان کیا تو فرمایا: "حیرت ہے لوگ اپنے بھائی کا بدن، یا مال دیکھتے ہیں اور برکت کی دُعا نہیں کرتے اسی لیے نظر لگتی ہے۔"
بارے اللہ تعالیٰ نے خیر کی اور حضرت سہلؓ جلد صحت یاب ہو گئے۔

(۳)

سرورِ عالم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد تک حضرت سہلؓ کے مشاغلِ زندگی کے بارے میں اربابِ سِیَر نے کچھ نہیں لکھا۔ ان کا نام حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کے عہدِ خلافت میں اس وقت منظرِ عام پر آتا ہے جب امیر المؤمنین نے انھیں مدینہ کا امیر مقرر فرمایا لیکن یہ مدت بہت مختصر تھی۔ چند دن بعد حضرت علیؓ نے انھیں کوفہ بلا بھیجا اور وہ مدینہ منوّرہ سے کوفہ چلے گئے۔

جنگِ جمل کے بعد حضرت علیؓ نے مختلف صوبوں پر ولاۃ کا تقرّر کیا تو حضرت سہل بن حنیفؓ کو حضرت امیر معاویہؓ کی جگہ شام کا والی نامزد کیا۔ لیکن شام پر امیر معاویہؓ کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ حضرت سہلؓ شام کی سرحد پر واقع تبوک کے مقام پر پہنچے تو انھیں امیر معاویہؓ کے سوار ملے اور انھیں واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ انھوں نے واپس آ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو بتایا کہ امیر معاویہؓ نے آپ کی مخالفت کی راہ اختیار کی ہے اور اہلِ شام نے ان کی بیعت کر لی ہے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان جنگِ صفّین کا آغاز ہوا تو حضرت سہلؓ نے حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ میں بھرپور حصہ لیا۔

ابو حنیفہ دینوری کا بیان ہے کہ لڑائی میں ایک موقع پر انھوں نے اہلِ حجاز کی قیادت بھی کی۔

صفر ۳۷ ہجری میں وثیقۂ تحکیم قلم بند کیا گیا تو جن بزرگوں نے حضرت علیؓ کی طرف سے اس پر شہادت ثبت کی، حضرت سہل بن حنیفؓ بھی ان میں شامل تھے۔

جنگِ صفین سے واپس آئے تو سخت دل گرفتہ تھے۔ حضرت ابو وائلؒ نے پوچھا کہ حالات اب کس رُخ پر جا رہے ہیں۔ فرمایا، عجیب مصیبت ہے۔ ایک رخنہ بند کرتے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

اسی زمانہ میں حضرت علیؓ نے انھیں فارس کا امیر مقرر کیا لیکن امارت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی انھیں سخت مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا۔ اہلِ فارس نے سرکشی کی راہ اختیار کی

اور انھیں بہ زور فارس سے نکال دیا۔ اب حضرت علیؓ نے زیاد بن ابیہ کو فارس کا حاکم بنایا۔ اس نے وہاں جا کر فارسی باغیوں کے تمام کس بَل نکال دیئے۔

حضرت سہلؓ اگر چہ بہت بہادر اور حوصلہ مند تھے لیکن جنگِ صفّین میں انھوں نے ایک جماعت کے رجحانِ طبع کے خلاف گفتگوئے صلح (تحکیم) کی حمایت کی تو ان لوگوں نے ان پر لڑائی سے جی چرانے (بزدلی) کا الزام لگایا۔ انھوں نے یہ باتیں سنیں تو فرمایا۔

"ان لوگوں کی رائے صحیح نہیں میں بزدل نہیں ہوں ہم نے جس کام کے لیے تلوار اٹھائی اس کو ہمیشہ آسان کرلیا۔ اگر یومِ ابی جندل (حدیبیہ) میں تلوار سے کام لینا رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف نہ ہوتا تو میں اس دن بھی مشرکین سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار تھا۔"

حضرت سہل بن حنیفؓ نے ۳۸ ہجری میں بہ مقام کوفہ وفات پائی۔ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے چھ تکبیروں کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی اور فرمایا:

"یہ اصحابِ بدر میں سے تھے۔"

(یہ امتیاز اہلِ بدر کی نمازِ جنازہ میں قائم رکھا جاتا تھا)

حضرت سہلؓ نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے۔ ابوامامہ اسعدؓ اور عبداللہؓ۔ ابوامامہ اسعدؓ عہدِ رسالت میں پیدا ہوئے تھے۔

حضرت سہل بن حنیفؓ کا شمار راویانِ حدیث صحابہؓ کے طبقۂ چہارم میں ہوتا ہے۔ ان سے چالیس احادیث مروی ہیں۔

انھوں نے سرورِ عالم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت انصاریؓ سے روایت کی ہے۔ جن تابعین نے ان سے روایت کی ہے ان میں ابووائلؒ، عبید اللہ بن عبداللہؒ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ